بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱ ظہور ۱۳۴۲ ہش ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۱ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ جولائی بوقت پونے آٹھ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

درخواستِ دعا

حیدرآباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے آپ حیدرآباد میں انصار اللہ کے اجتماع میں شامل ہونے کے بعد اب حسبِ پروگرام کراچی کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں احباب محترم شمس صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مبارک تحریک دعا

یکم اگست تا ۳۱ اگست

روزانہ تین سو مرتبہ درود در نماز تہجد اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں۔ (معتمد صدر انجمن احمدیہ)

مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا دوسرا سالانہ اجتماع کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ربوہ سے حیدرآباد تشریف لے جا کر اجتماع میں شرکت فرمائی

خیرپور ڈویژن اور حیدرآباد ڈویژن کی نصف صد سے زائد مجالس کے قریباً چھ صد انصار کی شرکت

حیدرآباد ــــ مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا دوسرا سالانہ اجتماع جو مورخہ ۲۷ جولائی کو شروع ہوا تھا۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ماحول میں دو روز جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۸ جولائی کو ایک بجے دوپہر کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ اجتماع ہر چند کہ ضلع حیدرآباد کی مجالس انصار اللہ کا اجتماع تھا تاہم اس میں ضلع حیدرآباد ہی کی نہیں بلکہ کراچی خیرپور ڈویژن اور حیدرآباد ڈویژن کی نصف صد سے زائد مجالس کے چھ صد کے قریب انصار نے دور دراز کا سفر اختیار کر کے شمولیت اختیار کی اور ان ایام کو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے اور اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر بلند پایہ تقاریر سننے میں بسر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان دونوں ڈویژنوں کی شاید ہی کوئی مجلس ایسی ہو جس کے نمائندے اس میں شریک نہ ہوئے ہوں۔ اس لحاظ سے یہ بابرکت اجتماع دو ڈویژنوں کا اجتماع تھا نہ کہ محض حیدرآباد کا۔

انصار و خدام کے اس قدر کثیر تعداد میں کھنچے آنے کا باعث یہ امر ہوا کہ مرکز سے تشریف لانے والے علماء سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی اس اجتماع میں شرکت کرنے کا وعدہ فرمایا تھا احباب آپ سے ملاقات اور آپ کے ایمان افروز ارشادات سے مستفیض ہونے کی غیر معمولی کشش کے زیر اثر کمال درجہ اشتیاق کے عالم میں دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے علاوہ مرکز کی طرف سے قائد تعلیم محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

احمدی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

مورخہ ۳ اگست مطابق ۱۲ ربیع الاول کو تمام جماعتیں سیرۃ النبی کے جلسے منعقد کریں

تمام احمدی جماعتوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں ۳ اگست ۱۹۶۳ء مطابق ۱۲ ربیع الاول بروز ہفتہ جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کریں۔ عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ سیرۃ النبی کی شایان شان جلسوں کا اہتمام کریں اور رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تذکرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمدہ چیز ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے"

نیز فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجب رحمت ہے مگر غیر مشروع امور و بدعات منشائے الٰہی کے خلاف ہیں"

(قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ اشاعت لٹریچر انصار اللہ

دس اگست تک ادائیگی کر دی جائے

مرکز کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ مجلس کا چندہ اشاعت لٹریچر پورے سال کا پورا ماہ جولائی کے آخر تک وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ بعض مجالس نے درخواست کی ہے کہ ملازمین کو شروع ماہ میں تنخواہیں ملتی ہیں۔ اس لئے مزید مہلت دی جائے چنانچہ اس کے پیش نظر اب یہ چندہ دس اگست تک سو فیصدی وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ پوری کوشش سے چندہ وصول کیا جائے

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اگست سنہ ۶۳ء

دُعا ... مسلمان کا پہلا اور آخری حربہ

جب سے انسان بنا ہے اس وقت سے تمام الٰہی جماعتوں کا آغاز ایک ہی شخصیت سے ہوتا آیا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام جو انسانیت کو آگے بڑھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے رہے ہیں شروع میں اکیلے ہی کھڑے ہوتے رہے ہیں اور مخالف حالات میں کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی کے مبعوث ہونے کی ضرورت ہی اس وقت ہوتی رہی ہے جب غیر اللہ کا زور بڑھ جاتا ہے اور اہل دنیا زیادہ سے زیادہ دنیا کی طرف راغب ہو جاتے ہیں اور نفسِ امارہ کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندے کو کھڑا کرتا ہے تاکہ وہ اہلِ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔ مگر چونکہ دنیا یا قوم جس کی طرف نبی مبعوث ہوتا ہے دنیا میں پھنسی ہوتی ہے اور نبی کی آواز اسکو اجنبی سی محسوس ہوتی ہے اس لئے دنیادار اس کی آواز کو دبانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں خاص کر وہ لوگ جو اپنی دانست میں قومی دین کے خود ساختہ محافظ بنے ہوتے ہیں وہی نبی کے سب سے بڑے دشمن ہوتے ہیں۔

یہ تو انبیاء علیہم السلام کا حال ہے لیکن اسی طرح جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ قوم کو راہ راست پر لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ مثلاً مجدد وقت تو پھر بھی لوگ انبیاء علیہم السلام کی طرح اس کے بھی سخت مخالف ہو جاتے ہیں چونکہ امتدادِ زمانہ سے عوام نام نہاد اہل علم حضرات کی رہنمائی میں حقیقی دین سے دور جا پڑتے ہیں اور ان کو حقیقی دین کی شناخت نہیں رہتی اس لئے جب اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ حقیقی دین کو از سر نو قائم کرنے کے لئے اٹھتا ہے تو وہ بھی شروع میں بالکل تنہاء ہوتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ بعض سعید روحیں اس کے ساتھ ملنے لگتی ہیں لیکن یہ عمل نہایت آہستگی کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ ایک مدت تک الٰہی جماعت دنیاداروں کے مقابلہ میں بظاہر نہایت کمزور رہتی ہے اور نیک بندے طرح طرح کے ابتلاؤں میں پڑتے رہتے ہیں۔

ایسے وقتوں میں الٰہی جماعتیں زیادہ سے زیادہ اس احکم الحاکمین اور طاقتوروں کے طاقت ور کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ دعائیں کرتی ہیں۔ دنیا کے ساز و سامان تو اہل دنیا کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں حکومت ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے تجارت ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ پہلوان سپاہی اور فوج ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ معیشت کے تمام ذرائع دنیاداروں کے قبضہ میں ہوتے ہیں۔ اس لئے علمائے سوء بھی انہی کے ساتھ ہو جاتے ہیں بلکہ وہ ان کی رہنمائی کر کے بندۂ حق کی مخالفت کے لئے عوام کو ابھارتے ہیں چونکہ وہ رائے عامہ پر انحصار رکھتے ہیں اس لئے وہ عوام کے دینی جذبات اور غلط دینی رجحانات کو تقویت پہنچا کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

الغرض بندۂ حق ابتلاؤں کے طوفانوں میں گھر جاتا ہے اور وہ اور اس کی ننھی سی جماعت صرف اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ ایسے تاریک اور تنگی کے زمانہ میں صرف ایک ہی روشنی کی کرن ان کی ڈھارس بندھاتی ہے اور وہ دعا ہے۔ الٰہی جماعتیں دنیا کے ساز و سامان کے مقابلہ میں صرف یہی ہتھیار رکھتی ہیں۔ بظاہر یہ ہتھیار معمولی سا نظر آتا ہے اور اکثر اوقات معاندین کی نظروں میں مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے لیکن یہی بظاہر کمزور سا ہتھیار ہے جو معاندین کے مسلح سے مسلح لشکروں کو آخرکار شکستِ فاش دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھایا تھا تو دنیا کا کونسا سامان آپ کے پاس تھا۔ سوا دعا کے آپ بالکل نہتے تھے۔ البتہ ایک بڑھیا بیوی اور چند لے اثر سے غلام اور ایک آدھ آپ کا دوست ایک ننھا سا لڑکا آپ کا رشتہ دار شروع شروع میں آپ کے حلقہ بگوش ہوئے تھے۔ اس کے مقابلہ میں معاندین کے پاس سب کچھ تھا۔ دولت ان کے پاس تھی۔ طاقت ان کے ہمراہ تھی۔ عوام ان کے ساتھی تھے اور انہوں نے تقریباً تمام عرب کی رائے عامہ کو اپنے ساتھ کر لیا تھا۔ قبیلوں کے قبیلے ان کے حامی ہو گئے تھے۔

تاہم یہ چند کمزور جانیں ان طوفانوں کے سامنے ذرا نہ جھکیں ذرا نہ گھبرائیں اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کے پاس ہتھیاروں کا ہتھیار سامانوں کا سامان دولتوں کی دولت طاقتوں کی طاقت دعا تھی۔ دعا یعنی باری تعالیٰ کے حضور اپنی کمزوری اور عجز کا اقرار اور اسکی استمداد کی درخواست۔ وہ جانتے تھے کہ ان کے ساتھ ایک ایسی طاقت ہے جس کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں ہیچ ہیں اس لئے وہ دنیاداروں کے سامانوں سے نہیں ڈرتے تھے وہ جانتے تھے کہ جب بھی وہ اپنے آقا سے استمداد کریں گے ان کا آقا دوڑتا ہوا آئے گا اور ان کی مدد کرے گا۔ چنانچہ بدر کے روز جو مسلمانوں کا سب سے پہلا دشمن کے مقابلہ میں اقدام تھا ایک ہزار مسلح لشکر کے مقابلہ میں صرف ۳۱۳ بے سرو سامان بندگانِ حق نکلے تھے۔ ایک دنیوی جرنیل ہوتا تو میدان چھوڑ کر بھاگ جاتا مگر اللہ تعالیٰ کے رسول بھاگنا تو جانتے ہی نہیں تھے۔

ان کو معلوم تھا کہ ان کے پاس ایسی فوج ہے جس کے سامنے دشمن کی لاکھوں کی فوج نہیں ٹھہر سکتی۔ چنانچہ آپ اپنے آقا کے حضور سجدہ میں گر گئے اور دعا میں مصروف ہو گئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟ آپ نے صرف اللہ تعالیٰ سے یہی عرض کیا کہ اے خدا اگر آج مسلمانوں کو شکست ہو گئی تو پھر دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا یہ دعا کتنی سادہ اور مختصر سی ہے لیکن اسی مختصر اور کمزور سی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ایک ہزار کے مسلح لشکر کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ کہنا چاہیئے کہ گویا قریش بلکہ تمام عرب اس ایک واقعہ سے آپ کے پاؤں کی ٹھوکر کی زد میں آ گیا۔

دشمن کا ہمیشہ کے لئے کچومر نکل گیا اور مسلمانوں کا کچھ ایسا رعب ان کے دلوں پر چھا گیا کہ ایک خبر دینے والے نے ابو جہل وغیرہ سے جا کر کہا کہ مسلمانوں کے آدمی نہیں ہیں بلکہ گھوڑوں پر موتیں سوار ہیں۔

آخر یہ رعب کس چیز کا تھا کیا گھوڑوں کا رعب تھا یا چند انسانوں کا رعب تھا؟ نہیں یہ رعب دعا کا تھا۔ کفار اپنے لاؤ لشکر پر نازاں تھے ابو جہل قسم کے لوگ دل میں سمجھتے تھے کہ چند نہتے انسان ہیں ہی کیا چیز ہمارے بہادر نوجوان چند لمحوں میں ان کا قیمہ کر کے رکھ دیں گے۔ مگر ان کو وہ فرشتے نظر نہیں آتے تھے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پُرسوز الفاظ سے مضطرب ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے میدان جنگ میں اتر آئے تھے اور جو نہتے مسلمانوں کے بازوؤں میں داخل ہو کر ان کے دلوں میں سما کر ایک ایک فرد کو موت کی صورت میں دکھا رہے تھے۔ یہ دعا تھی جس نے چند ہی لمحوں میں اپنی تاثیر دکھائی اور معاندین کو ایسی فاش شکست ہوئی کہ کہنا چاہیئے کہ پھر کبھی حوصلہ کے ساتھ کفّار مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے نہیں نکلے مگر سخت بے دلی کے ساتھ۔

بے شک مسلمان اپنا سب کچھ لے کر میدان بدر میں نکل آئے تھے انہوں نے حتی الوسع کوئی کوتاہی روا نہیں کی تھی لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ ان کے پاس تھا ہی کیا؟۔ یہ غلط ہے! ان کے پاس سب کچھ تھا ان کے ساتھ رسول اللہ تھے۔ وہ رسول اللہ جو ساری ساری رات جاگ کر اللہ تعالیٰ سے اسلام کی فتح کے لئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔ اور ان کے ساتھ آپ کی ننھی سی جماعت کے ارکان بھی دعاؤں میں راتیں گذارتے تھے۔ جو عام طور پر دن میں پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے تھے مگر اس کو کافی نہ سمجھتے تھے بلکہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے کھاتے پیتے الغرض اپنی زندگی کا ہر لمحہ دعاؤں میں بسر کرتے تھے۔ اس لئے ان کی حرکت میں برکت تھی۔ اس لئے جب وہ میدان بدر میں نکلے تو دشمن کو وہ گھوڑے پر موتیں نظر آتے تھے یہ دعا کی طاقت تھی ورنہ وہ بھی تو اسی مٹی کے بنے ہوئے تھے جس مٹی کے ابوجہل وغیرہ بنے ہوئے تھے۔ وہ مغرور قریشی سردار جس نے بارہا مکہ مکرمہ میں آپ کو زچ کیا آپ کے رخسار مبارک پر طمانچہ مارا تھا اور آپ خاموش رہے۔ وہ ابو جہل جب میدانِ بدر میں خدائی موتوں کے سامنے آیا تو دو نوجوانوں نے جھپٹ کر اس کو خاک و خون میں ملا دیا۔

اسلام دنیا میں لوگوں کو قتل کرنے کے لئے نہیں آیا وہ تو امن کا پیغام لے کر آیا ہے مگر جب معاندین نے اسلام کے علمبردار کو ضعیف اور ناتواں سمجھ کر اس پر پے بہ پے وار کئے اور وہ مکہ مکرمہ سے ہجرت بھی کر گیا تو پھر بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا تو آخر رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وہ حربہ استعمال کیا جو بندگانِ حق کی آخری پناہ گاہ ہے جو مسلمانوں کی جماعت کا سب سے کاری ہتھیار ہے۔ یعنی دعا۔

درخواستِ دعا

مسجد احمدیہ گھیسٹ پورہ میں بجلی کی وائرنگ کے لئے چوہدری ریاض احمد صاحب زراعت انسپکٹر آف کالا باغ نے مبلغ پچھتر روپیہ عطیہ عنایت فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیز موصوف کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے دین و دنیا میں مزید ترقیات سے نوازے اور الکے دلی نیک ارادے پورے کرے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۴)

انسانی ضمیر کیلئے رحمت

جب میں نے دیکھا کہ سب قوموں میں نبی گذرے ہیں اور سب ہی کے پاس شمع ہدایت موجود ہے۔ جس کے ذریعہ سے اگر وہ چاہیں تو اللہ تعالیٰ کا کامل نور پاسکتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ باوجود اس حسد اور بغض کے جو مختلف قوموں کو دوسرے مذاہب کے بزرگوں اور کتب سے ہے۔ پھر بھی وہ اشتراک اور مناسبت جو ایک دوسرے کے مذاہب میں پائی جاتی ہے۔ اور ان اعلیٰ تعلیمات کی وجہ سے جو ان کی کتب میں بھری پڑی ہیں۔ دنیا میں صلح اور امن کی تو ایک بنیاد قائم ہو گئی ہے گو غیریت اور غیرت کی وجہ سے ایک دوسرے کے بزرگوں کو تسلیم نہ کریں۔ لیکن کم سے کم اس اتحاد نے دنیا کو لڑائی اور جھگڑوں سے ضرور بچا لیا ہوگا۔ لیکن میری حیرت کی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں کو مار پیٹ رہے تھے اور طرح طرح کے دکھ دے رہے تھے کہ تم کیوں اپنا عقیدہ چھوڑ کر ہمارے عقیدے کو قبول نہیں کر لیتے؟ میں نے دیکھا بعض کو گالیاں دی جا رہی تھیں۔ بعض کو پیٹا جا رہا تھا بعض کا بائیکاٹ کیا جا رہا تھا۔ بعض پر تمدنی دباؤ ڈالا جا رہا تھا اور بعض پر اقتصادی۔ لیاقت تو موجود ہوتی لیکن ملازمت نہ دی جاتی۔ اچھا مال تو فروخت کرنے کے لئے ان کے پاس ہوتا لیکن ان سے خرید و فروخت نہ کی جاتی۔ عدالتوں میں بلاوجہ اور بے قصور ان کو کھینچا جاتا۔ بعض کو تو جلاوطن کیا جاتا اور بعض کو تلوار سے ڈرا کر اپنا مذہب چھوڑنے کے لئے کہا جاتا۔ میں نے دیکھا کہ بعض دفعہ جس پر جبر کیا جاتا اس کا عقیدہ جبر کرنے والے سے سینکڑوں گنا زیادہ اچھا ہوتا۔ بعض دفعہ جبر کرنے والے کے اعمال نہایت گندے ہوتے اور جبر کے تختہ مشق کے اعمال نہایت پاکیزہ ہوتے میں حیران ہو کر دیکھتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

جب بعض لوگ ان جابروں سے پوچھتے کہ آخر یہ کیا ظلم ہے اور ان لوگوں کو کیوں دکھ دیا جاتا ہے تو لوگ جواب میں کہتے کہ آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔ ہم لوگ انصاف کر رہے ہیں اور ظلم نہیں بلکہ حقیقی خیر خواہی کرنیوالے ہیں۔ اگر مادی طور پر ہم نے کچھ سختی کرلی تو اس کا حرج کیا ہے۔ جبکہ ان کی روح کو ہم نجات دلا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ ظلم ترقی کرتے کرتے اس قدر بڑھ گیا کہ بعض لوگوں کو صرف اس جرم پر آزار پہنچائے جانے لگے کہ وہ کیوں اپنے رب کی آواز کو سنتے ہیں اور بعض کو اس لئے کہ کیوں توحید کے قائل ہیں اور بعض کو اس لئے کہ کیوں خدا تعالیٰ کی طرف ظلم اور کمزوری منسوب نہیں کرتے اور میں نے لوگوں کو اس لئے بھی دوسروں پر جبر کرتے دیکھا کہ وہ کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔ آہ۔ یہ ایک بھیانک نظارہ تھا جسے دیکھ کر میری روح کانپ گئی اور میں نے کہا آخر ان نبیوں کے آنے کا کیا فائدہ ہوا۔ یہ شریعتیں کس مصرف کی ہیں کہ ان کے باوجود یہ ظلم ہو رہے ہیں۔ اور میں ابھی اسی سلوک پر حیرت کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بعض لوگ عبادت کے لئے عبادت گاہوں میں آنا چاہتے تھے کہ بعض دوسرے لوگوں نے ان کو روکا اور کہا کہ تم کو کس نے کہا ہے کہ ان مقدس مقامات کو ناپاک کرو اور کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ جب تم عشائے ربانی میں فطیری کی جگہ خمیری روٹی استعمال کرتے ہو یا مقدس اشیاء کو دستانے پہن کر پکڑ لیتے ہو تم ہماری عبادت گاہوں میں داخل ہو کر انہیں نجس کرنا چاہتے ہو غرض اسی قسم کی باتیں تھیں جن پر میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کو عبادتگاہوں سے روک رہے تھے اور نتیجہ یہ تھا کہ لوگوں کی توجہ عبادت سے ہی ہٹ رہی تھی۔

پھر میں نے دیکھا کہ بعض لوگ اس سے بھی آگے بڑھ گئے۔ اور انہوں نے ثواب کا سب سے پہلا کام یہ سمجھا کہ جہاں موقعہ ملا دوسر کی عبادت گاہ گرا دی۔ یہود مسیحیوں کی عبادتگاہیں اور مسیحی یہودیوں کی اور بدھ ہندوؤں کی اور ہندو بدھوں کی عبادت گاہیں گرا رہے تھے اور اپنے اعمال پر فخر کر رہے تھے۔ اور ہر ایک شخص یہ خیال کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا پیمانہ اس کے لئے دوسری اقوام کی عبادت گاہوں کے گرانے کے کام کے مطابق وسیع ہوگا۔ آہ یہ مقدس جذبات کی بے حرمتی کا ایک حیاسوز نظارہ تھا۔ ایک دل ہلا دینے والا منظر تھا۔ میں نے کہا کیا یہ ترقی ہے جو دنیا نے ہزاروں سالوں میں کی ہے۔ جن میں قریباً ہر صدی نے ایک نبی پیدا کیا ہے۔ کیا یہ ارتقاء ہے جسے علمائے سائنس ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ میرا شاندہیوں کے کاموں کی یادگاری کا تخیل ہی نہ رہتا۔ اگر وہی پاکیزہ آواز مقدس آواز جو پہلے میرے شبہات کا ازالہ کرتی رہی تھی پھر بلند ہوتی۔ پھر میں اسے دنیا کی آوازوں کو دباتے ہوئے نہ پاتا۔ پھر اسے جلالی انداز میں یہ کہتے نہ سنتا کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ باطل تو بھاگا ہی کرتا ہے دین کے معاملہ میں جبر ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی میں کامل فرق کرکے دکھا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک ضروری امر کو کھول دیا ہے۔ اور بقدر ضرورت جسمانی پانی کی طرح وہ مختلف ممالک میں روحانی پانی برساتا رہا ہے۔ ان کے اختلافات اس امر پر دلالت نہیں کرتے کہ وہ پانی پاک نہیں بلکہ صرف مختلف ممالک اور مختلف زمانوں کے لوگوں کی طبائع اور ضرورتوں کے فرق پر دلالت کرتے ہیں۔ جس کو جب اور جو ضرورت ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے ضرورت کے مطابق سامان ہدایت پیدا کر دیئے۔ پس ان اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اور اگر کوئی ناحق پر بھی ہو تب بھی اسے جبر سے نہ منواؤ کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ دل کی حالت کے مطابق ہے۔ نہ کہ زبان کے قول کے مطابق خدا تعالیٰ کو تمہاری باتیں اور تمہاری ظاہری اعمال نہیں پہونچتے۔ بلکہ اس کے حضور میں تمہارے دل کی کیفیت پہونچتی ہے۔ جو جبر سے نہیں پیدا ہو سکتی ایک دوسرے کو عبادت گاہوں میں عبادت کرنے سے نہ روکو کہ یہ بہت بڑا ظلم ہے جو خدا کا نام لینا چاہتا ہے خواہ وہ کسی طریق پر نام لے اسے اجازت دو۔ تا لوگوں میں عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو اور لامذہبی ترقی نہ کرے۔ لوگوں کی عبادت گاہوں کو نہ گراؤ خواہ آپس میں کس قدر اختلاف کیوں نہ ہو کیونکہ اس سے ظلم اور فتنہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور امن کا قائم ہونا لمبے زمانہ تک ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی ایسا کریگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی حکومت کو تباہ کر دے گا۔ اور نئی قومیں پیدا کرے گا۔ جو اس کے حکم کے ماتحت عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گی۔

اس آواز نے میرے خدشات کو دور کر دیا۔ میرے خیالات کو مجتمع کر دیا۔ اور میں نے پھر آزادی کا سانس لیا۔ جس میں ایک طرف تسلی اور دوسری طرف درد ملا ہوا تھا۔ تسلی اس لئے کہ میں نے دیکھا کہ دنیا کی اصلاح کا دن آ گیا۔ ظلم مٹایا جائے گا اور درد اس لئے کہ اس آواز کے مالک کی طرف میرا دل زیادہ سے زیادہ کھنچا جا رہا تھا مگر تیرہ سو سال کا زمانہ پوری تیرہ ناقابل گذر صدیاں میرے اور اس کے درمیان حائل تھیں۔ مگر بہرحال میرے دل سے پھر ایک آہ نکلی۔ اور شکر و امتنان سے بھرے ہوئے دل سے میں نے کہا کہ یہ آواز انسانی ضمیر کے لئے بھی ایک رحمت ثابت ہوئی۔

معذوروں کیلئے رحمت

اس کے بعد میری نگاہ انسانوں میں سے معذوروں پر پڑی۔ میں نے دیکھا کہ انسانوں میں سے کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے ناکارہ اور بے مصرف نظر آتے ہیں۔ ان میں سے اندھے اور بہرے ہیں اور گونگے ہیں اور لنگڑے ہیں اور اپاہج ہیں اور مفلوج ہیں اور کمزور جسم والے اور بیمار ہیں اور بڈھے ہیں۔ یا چھوٹے ہیں بے کار ہیں اور بے سر و سامان ہیں اور بے یار و مددگار ہیں۔ میں نے دیکھا یہ مخلوق خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ دلچسپ مخلوق تھی۔ میں نے ان میں سے ایسے لوگ دیکھے کہ باوجود اپاہج ہونے کے ان کے دل شرارت سے لبریز تھے۔ اگر کسی کے ہاتھ نہ تھے۔ تو وہ پاؤں سے چوری کرنے کی کوشش کرتا تھا اور اگر پاؤں نہ تھے تو وہ گھسٹ کر بدی کے مقام پر جانا چاہتا تھا۔ اور اگر آنکھیں نہ تھیں

تو وہ کانوں سے بدنظری کا مرتکب ہونے کی کوشش کرتا تھا۔ یا ہاتھوں سے چھو کر اپنے بد خیالات کو پورا کرنے کی سعی کرتا تھا بے یارومددگار لوگوں کو میں نے دیکھا۔ ان کے چہروں پر بادشاہوں سے زیادہ نخوت کے آثار تھے۔ بے کسوں کو دیکھا کہ اپنی بے کسی کی حالت میں ہی وہ دوسروں کو گرانے کے لئے کوشاں تھے مگر میں نے انہی لوگوں میں ایسے لوگ دیکھے جن کے دل خدا کے نور سے پُر تھے ان کی آنکھیں نہ تھیں۔ مگر وہ بینا لوگوں سے زیادہ تیز نظر رکھتے تھے۔ ظاہری کان نہ تھے مگر ان کی سماعت غضب کی تیز تھی۔ ہاتھ نہ تھے مگر جس نیکی کو پکڑتے تھے چھوڑنے کا نام نہ لیتے۔ پاؤں نہ تھے مگر نیکی کی راہوں پر اس طرح چلتے تھے جس طرح تیز گھوڑا دوڑتا ہے مگر باوجود ان کے اچھے ارادوں اور میسر شدہ سامانوں کے مطابق کوشش کرنے کے پھر بھی وہ اس قسم کے عمل نہیں کر سکتے تھے۔ جو تندرست اور طاقت رکھنے والے لوگ کر سکتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے وہ ظاہر بینوں کی نگاہ میں نکمے اور ناکارہ نظر آتے تھے۔ میں نے دیکھا ان کے ہاتھوں کے نہ ہونے کا اس قدر صدمہ نہ تھا جس قدر اس کا کہ وہ ان نیک کاموں کو بجا نہیں لا سکتے کہ جن میں ہاتھ کام آتے ہیں انہیں آنکھوں کے جانے کا اس قدر صدمہ نہ تھا جس قدر اس کا کہ وہ ان نیک کاموں سے محروم ہیں جن میں آنکھیں کام آتی ہیں۔ غرض ہر کمزوری جو ان میں پائی جاتی تھی خود اس کمزوری کا ان کو احساس نہ تھا لیکن اس کمزوری کے نتیجہ میں جس قسم کی نیکیوں سے وہ محروم رہتے تھے ان کا ان کو بہت احساس تھا۔ میں نے ان لوگوں کو ہزار بدصورتیوں کے باوجود خوبصورت پایا۔ اور ہزار عیبوں کے باوجود کامل دیکھا اور میں جوش سے کہہ اٹھا کہ باوجود مذاہب کے اختلاف کے اس میں تو کسی کو اختلاف نہ ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نہایت خوبصورت مخلوق ہے۔ ان کے عیب پر ہزار کمال قربان ہو رہا ہے اور یہ لوگ ثابت کر رہے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ فضل کرے تو میلے کے ڈھیر پر سے بھی پاکیزہ روئیدگی پیدا ہو سکتی ہے مگر میری حیرت کی حد نہ رہی کہ جب ایک جماعت مجھ سے اس بارہ میں بھی اختلاف پر تیار ہو گئی اور بعض نے کہا کہ ایسے ناپاک لوگوں کو آپ اچھا کہتے ہیں ان سے تو الگ رہنے کا حکم ہے اور ان کے ساتھ مل کر کھانا تک ناجائز ہے اور نہ ان کے چھونا درست ہے۔ ایک اور جماعت بولی یہ اپنے گزشتہ اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں یہ خدا تعالیٰ کے پیارے کس طرح ہو گئے بلکہ انہوں نے ان کے گناہ تک گنائے کہ

گزشتہ زندگی میں فلاں گناہ کر کے آنکھیں ضائع ہوئیں۔ فلاں گناہ کر کے کان ضائع ہوئے وغیرہ ذالک اور بعض نے ہنس کر کہا کہ خیر یہ تو بے وقوفی کی باتیں ہیں۔ اصل میں ان پر دیو سوار ہیں۔ ہمارے خداوند ان دیووں کو نکالا کرتے تھے اور ان کے بعد ان کے شاگرد۔ مگر اب ایسے لوگ ہم میں موجود نہیں رہے۔ میں نے کہا الٰہی دنیا کو کیا ہو گیا ہے یہ دل کے اندھے آنکھوں کے اندھوں پر اور دل کے بہرے کانوں کے بہروں پر ہنستے ہیں یہ بدصورت اور کریہہ المنظر لوگ ان اپاہجوں کے حسن کو کیا جانیں جن کے دل تیرے نور سے منور اور جن کے سینے تیری محبت کے پھولوں سے رشک صد ہزار گلزار بن رہے ہیں۔ آہ میں کس طرح مانوں کہ تو بھی بینوں کی طرح یہ دیکھتا ہے کہ کسی کی ہتھیلی میں کیا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ کسی کے دل میں کیا ہے مگر میرے خیالات کی رو کو پھر اسی عقدہ کشا آواز نے روک دیا وہ ناز و رعنائی سے بلند ہوئی۔ اس ناز سے کہ کسی معشوق کو کب نصیب ہوا ہوگا۔ اس شان سے کہ کسی بادشاہ کو خواب میں بھی حاصل نہ ہوئی ہو گی۔ اور اس نے کہا کہ اے کام کرنے والو، اے خدا کی راہ میں جانیں قربان کرنے والو مت خیال کرو کہ خدا کے حضور میں تم ہی مقبول ہو۔ اور اس کے انعامات کے تم ہی وارث ہو۔ یاد رکھو کہ کچھ تمہارے ایسے بھائی بھی ہیں کہ جو بظاہر ان عمل کی وادیوں کو نہیں طے کر رہے جن کو تم طے کر رہے ہو۔ ان کٹھن منزلوں میں سے نہیں گزر رہے جن میں سے تم گزر رہے ہو۔ لیکن پھر بھی وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے شریک ہیں۔ تمہارے ثوابوں کے حصہ دار ہیں اور خدا تعالیٰ کے ایسے ہی مقرب ہیں جیسے کہ تم۔ میں نے دیکھا نیکوکاروں کی وادی میں ایک عظیم الشان ہلچل پیدا ہوئی اور سب بے اختیار چلا اٹھے کہ کیوں ایسا کیوں ہے؟ اس مقدس آواز نے جواب دیا اس لئے کہ گو ان کے ہاتھ پاؤں بوجہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ معذوریوں کے تمہارے ساتھ شامل ہونے کی اجازت نہیں دیتے مگر ان کے دل تمہارے ساتھ ہیں۔ جب تم عمل کی لذتوں سے مسرور ہو رہے ہوتے ہو وہ غم اور حرمان کے تلخ پیالے پی رہے ہوتے ہیں۔ بے شک جام مختلف ہیں۔ بے شک شراب جدا جدا ہے لیکن کیف میں کوئی فرق نہیں۔ نتیجہ ایک ہی ہے تم جس مقام کو پاؤں سے چل کر پہنچتے ہو۔ وہ دل کے پروں سے اڑ کر جا پہنچتے ہیں۔ ان کو ناپاک مت کہو جوان میں سے نیک ہیں وہ تم میں سے پاکیزگی میں کم نہیں۔ میری روح وجد میں آ گئی۔ میرا دل خوشی سے ناچنے لگا۔ میں نے کہا۔ صدقت یا رسول اللہ انصاف اس کا نام ہے۔ عدل اس کو کہتے ہیں۔ میرے دل سے پھر اک آہ نکل گئی اور میں نے کہا۔ طاقت ور کے ساتھی تو سب ہوتے ہیں مگر یہ آواز معذوروں کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔

آئندہ نسلوں کے لئے رحمت

میں کہاں کہاں تم کو اپنے ساتھ لئے پھروں۔ میں نے اس عالم خیال میں بیسیوں اور مقامات کی سیر کی۔ لیکن اگر میں ان کیفیات کو بیان کروں تو یہ مضمون بہت لمبا ہو جائے گا اس لئے میں اب صرف ایک اور نظارہ کو بیان کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ غیبی آواز ماضی کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی اور حال کے لئے بھی مگر اس کا معاملہ مستقبل کے ساتھ کیا ہے۔ میں نے کہا آئندہ نسلیں لوگوں کو اپنی جانوں سے کم پیاری نہیں ہوتیں۔ ماں باپ خود فنا ہونے کو تیار ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کی اولاد بچ جائے بلکہ سچ پوچھو تو وہ ہر روز اپنے آپ کو اولاد کی خاطر تباہی میں ڈالتے رہتے ہیں۔ پھر ماضی اور حال کسی کو کب تسلی دے سکتے ہیں جبکہ مستقبل تاریک نظر آتا ہو۔ جبکہ آئندہ نسلیں فلاح و کامیابی کی راہوں پر چلنے سے روک دی گئی ہوں۔ میں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے کہ کوئی اپنی نسلوں کی تباہی پر راضی ہو جائے اس لئے مستقبل کے متعلق تو ضرور سب مذاہب متحد ہوں گے اور اس مقدس وجود سے ان کو اختلاف نہ ہوگا۔ جو دوسرے امور میں ان سے اختلاف کرتا رہا ہے اور ان کے لئے صحیح عقیدہ یا صحیح عمل پیش کرتا رہا ہے۔ تب میں نے عالم خیال میں ہندو بزرگوں سے سوال کیا کہ آئندہ نسلوں کے لئے آپ میں کیا وعدے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ وید آخری اور اول کتاب ہے۔ اس کے بعد اور کوئی کتاب نہیں۔ میں نے کہا میں تو کتاب کے متعلق سوال نہیں کرتا میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ جو پہلوں نے دیکھا کیا آئندہ نسلوں کے لئے بھی اس کے دیکھنے کا امکان ہے۔ وید دوبارہ نہ نازل ہوں لیکن ویدوں نے جو عجائبات پہلے لوگوں کو دکھائے کیا ویسے ہی عجائبات پھر بھی دنیا کے لوگ دیکھیں گے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس ایسا نہیں ہو سکتا۔ آخر ویدوں کے زمانہ جیسا زمانہ اب دنیا کو کس طرح مل سکتا ہے۔ میں نے بدھوں سے سوال کیا۔ اور انہوں نے بھی کوئی ایسی امید نہ دلائی۔ زردشتی لوگوں نے بھی اس پرانے اچھے زمانہ کا وعدہ اپنی اولادوں کے لئے نہ دیا۔ یہود نے کہا۔ زکریا تک تو خدا تعالیٰ کا کلام لوگوں پر اترتا رہا اور اس کے معجزات لوگوں کے ایمان تازہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا مسیحیوں نے کہا حواریوں تک تو روح القدس اترا کرتا تھا مگر اب اس نے یہ کام ترک کر دیا ہے۔ میں نے کہا اور آئندہ نسلیں؟ کیا اب وہ محروم رہیں گی۔ کیا اب ان کے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے کوئی سامان نہیں؟ انہوں نے کہا کہ افسوس اس رنگ میں اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں حیران تھا کہ لوگ کس طرح اپنی اولادوں کو محروم کرنے پر رضامند ہو گئے اور کیوں وہ خدا تعالیٰ کے آگے نہ چلائے کہ اگر اولاد کی محبت دی ہے تو ان کی ترقی

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں۔ یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

ے ساتھوں کے وعدے بھی تو کر۔ مگر میں نے دیکھا ان لوگوں میں کوئی حس نہ تھی وہ اس پر خوش تھے کہ خدا کا کلام اور اس کے معجزات پرانے زمانہ میں ختم ہو گئے گویا خدا کا کلام نعوذ باللہ کوئی لعنت تھا کہ شکر ہے کہ اس سے ان کی اولادوں کو نجات ملی۔ میں دلگیر و افسردہ ہو کر ان لوگوں کی طرف سے ہٹا اور میں نے کہا وہ نور بھی کیا جس کی روشنی بند ہو جائے اور وہ خدا ہی کیا جس کی جلوہ گری ماضی میں ہی ختم ہو جائے کہ پھر میں نے اس موہنی پیاری دلکش آواز کو بلند ہوتے ہوئے پایا پھر اسے ایک انداز دلربائی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو نعمت ہم نے پائی اسے اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ ہمیشہ کے لئے بنی نوع انسان میں تقسیم کر دیا خدا تعالے کی نعمتیں ماضی سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ وہ اسی طرح مستقبل کا بھی رب ہے جس طرح ماضی کا جو کوئی بھی اس سے تعلق رکھے گا اس کا کلام اس پر نازل ہوگا اس کے نشانات اسکیلئے ظاہر ہوں گے اس کی محبت محدود نہیں کہ وہ اسے گزشتہ لوگوں پر تقسیم کر چکا وہ ایک غیر محدود خزانہ ہے جس سے ہر زمانہ کے لوگ علیٰ قدر مراتب حصہ لیں گے ہر اک جو سچے دل سے کہے گا کہ اللہ میرا رب ہے اس تعلق پر سچے عاشقوں کی طرح قائم ہو جائے گا خدا کے فرشتے اس پر نازل ہوں گے۔ اور اس کے رب کا پیغام اس کو آ کر دیں گے اور اسکی محبت بھری باتیں اس کے کان میں ڈالیں گے اور غموں اور فکروں کے وقت اس کے دوش بدوش کھڑے ہوں گے اور بشارت دیں گے کہ اللہ تمہارا دوست اور تمہارا مددگار ہے پس کچھ فکر نہ کرو اور غم نہ کرو اور الہام الٰہی کا دروازہ ہمیشہ ان کے لئے کھلا رہے گا اور ان کے عشق کو رد نہ کیا جائے گا بلکہ قبول کیا جائے گا اور وہ سب درجے جو پہلوں کو ملے ہیں ان کو بھی ملیں گے۔ میں نے یہ بشارت سن کر بے اختیار کہا اللہ اکبر۔ یہ آواز تو آئندہ نسلوں کیلئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔ اگر آئندہ کے لئے آسمانی نعمتوں کا دروازہ بند ہو جاتا تو عاشق جیتے جی ہی مر جاتے جن کے دل میں عشق الٰہی کی چنگاری سلگ رہی ہے انہیں جنت بھی اسی لئے اچھی لگتی ہے کہ اس میں معشوق ازلی کا قرب نصیب ہوگا ورنہ انار اور انگور ان کے لئے کوئی دلکشی کا سامان نہیں رکھتے اگر قرب سے ہی ان کو محروم کیا جاتا تھا جیسے کہ دوسرے لوگ کہتے ہیں تو ان لوگوں کے لئے پیدا ہونا یا نہ ہونا برابر تھا پس مبارک وہ جس نے آئندہ نسلوں کو بھی امید سے محروم نہ کیا اور عاشقوں کو معشوق کے وصال کی خوشخبری سنا کر ہمیشہ کے لئے اپنا دعاگو بنا لیا مگر اب تو میرے دل سے ایک بہت ہی درد بھری آہ نکلی اور میں نے کہا کیا ان تیرہ صدیوں نا قابل گزر تیرہ صدیوں کے لئے جن کو ماضی کی مہر نے بالکل ہی عبور کے قابل نہیں چھوڑا طے کرنے کا کوئی راستہ نہیں کیا میرے اور میرے محبوب کے درمیان ایسی سد سکندری حائل ہے جس کو توڑنا بالکل ناممکن ہے؟ کیا اس مایوسی کی تاریکی کو امید کی کوئی کرن بھی نہیں پھاڑتی؟

میں انتہائی کرب میں تھا کہ مجھے ایک اور آواز سنائی دی ایسی قریب کہ اس کے قرب کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ وہ میری رگ گردن سے بھی زیادہ قریب تھی اور اس نے کہا افسوس نہ کر۔ میری طرف دیکھ جو چیز تیرے لئے ماضی ہے میرے لئے حال بے شک کمزور انسان ماضی کو نا قابل وصول سمجھتا ہے اور سمجھتا رہا ہے لیکن میرے سامنے ماضی اور مستقبل سب ایک سے ہیں جس وجود کو تو دیکھنا چاہتا ہے میں نے اس کے ماضی کو مستقبل سے بدل دیا ہے میری طرف سیدھا چلا آ۔ تو اس کو میرے قرب میں میری جنت کے اعلےٰ مقامات میں میرے لئے کوثر کے کنارے پر اسی طرح میری نعمتیں تقسیم کرتا ہوا پائے گا جس طرح تیرہ صدیاں گزریں دنیا کے لوگوں نے اسے ہر قسم کی نعمتیں تقسیم کرتے ہوئے پایا تھا کیوں وہ سب کے لئے رحمت نہ ہو کہ میں نے اسے پیدا ہی تقسیم کے کام کے لئے کیا تھا تبھی تو وہ ابو القاسم کہلایا۔ اور تبھی تو اس نے منع کیا۔ کہ کوئی شخص اس کی کنیت اختیار نہ کرے۔

میں نے کہا اے میرے دل میں بولنے والے میں تیرے ازلی حسن پر قربان بے شک میرا محمدؐ رحمۃ للعالمین تھا۔ لیکن تو رب العالمین ہے تیری رحمت کے قربان ماضی کے ایک منٹ کو کوئی واپس نہیں لا سکتا لیکن تو نے تیرہ صدیوں کے ماضی کو مستقبل بنا دیا اور وہ جسے ہم خیال کرتے تھے کہ پیچھے چھوڑ آئے ہیں اس کی آئندہ ملاقات کا وعدہ دلایا۔ اے میرے محمدؐ کے معشوق آ میرے دل میں بھی گھر کر لے۔ تیرا حسن سب سے بالا ہے تیری شان سب سے نرالی ہے اور یہ کہتے ہوئے میری ایک آنکھ سے آنسو نکل پڑا۔ وہ میرے رخسار پر ڈھلکا ہی تھا کہ میری ایک بیوی میرے کمرہ میں داخل ہوئی میں نے عشق کا راز فاش ہونے کے خوف سے جھٹ وہ آنسو پونچھ دیا ورنہ نہ معلوم اس کے کتنے اور ساتھی اس کے پیچھے چلے آتے ❁

فوری ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو ایک انسپکٹر مال کی فوری ضرورت ہے تعلیم کم از کم میٹرک ہو ایسے مستعد اور مخلص دوست درخواست دیں جو کسی حد تک تقریر بھی کر سکتے ہوں اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ کام محنت طلب ہے اور دیہاتی ماحول سے تعلق رکھتا ہے گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰+۵-۱۵۰-۶-۱۸۰ گرانی الاؤنس ۲۵ روپے ماہوار۔ درخواستیں ۶۳-۸-۱۰ تک امیر جماعت سے تصدیق کرا کر بھجوا دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

کھاریاں میں احمدیہ لائبریری اور دار المطالعہ کا افتتاح

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کھاریاں نے بازار میں ایک باموقع عمارت میں احمدیہ لائبریری اور دار المطالعہ قائم کر لیا ہے۔ جس کا افتتاح محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۳ء کو سات بجے شام فرمایا۔ قاضی صاحب موصوف مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری کی معیت میں پانچ بجے شام کھاریاں تشریف لائے تھے افتتاح کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری نے کی۔ بعدہ مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے اپنے مخصوص انداز میں ایک دلنشین نظم سنائی۔ مکرم چوہدری عبد المالک صاحب شاہد مربی نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ اور لائبریری کے قیام کی ضرورت اور دار المطالعہ کی اغراض بیان کیں۔ محترم قاضی صاحب موصوف نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس لائبریری کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اسلام کے دفاع اور قرآن کریم کے محاسن بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی انفرادیت کو ثابت کیا۔ خصوصاً حضور کے علم کلام میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے وفات مسیح مسئلہ کو دنیا میں تحدی سے پیش کرنے کی وضاحت فرمائی۔ آخر میں دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس لائبریری کو بابرکت کرے اور اس سے استفادہ کرنے والوں کے سینوں کو کھول دے۔ آمین

حاضرین میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے۔

تربیتی جلسہ

بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم قاضی صاحب موصوف منعقد ہوا۔ جس میں احمدی مرد و زن کے علاوہ غیر احمدی اصحاب بھی موجود تھے۔ آغاز کار مکرم حافظ عطاء الحق صاحب نے تلاوت قرآن کی۔ اطفال الاحمدیہ نے ترانہ سنایا۔ صوفی علی محمد صاحب نے اپنی پنجابی نظم سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری مربی سلسلہ۔ اور صاحب صدر محترم قاضی صاحب نے مؤثر تربیتی تقریر فرمائی۔ جلسہ ۱۰-۱/۲ بجے شب دعا سے ختم ہوا۔

(محمد شفیع سلیم سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کھاریاں)

مسجد دار الرحمت وسطی ربوہ کیلئے عطیہ اور درخواست دعا

چوہدری محمد امین صاحب ابن چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے پہلے تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی میں تین صد روپے عطا فرمائے تھے۔ اب انہوں نے مزید پچاس روپے عطا کئے ہیں۔ سب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالے اس نوجوان کی قربانی قبول فرمائے اور ان کو دین و دنیا کی نعماء سے متمتع فرمائے۔ آمین

نیز محلہ دار الرحمت وسطی کے ان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے۔ جنہوں اس مسجد کے لئے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے وعدے پورے کریں اور جنہوں نے ابھی اس خانہ خدا کی تعمیر میں حصہ نہیں لیا جلد اپنی استطاعت کے مطابق ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ گو مسجد کی چھت پڑ چکی ہے۔ نمازیں ادا ہونی شروع ہیں۔ مگر تکمیل کا کام ابھی کافی باقی ہے۔ اللہ تعالے محلہ کے ہر مرد ہر عورت کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد شفیع۔ صدر دار الرحمت ربوہ)

گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ ملتان

ڈے اینڈ نائٹ کلاسز (۱) شارٹ ہینڈ (انگلش و اردو) بک کیپنگ و اکاؤنٹینسی
(۲) ٹائپ رائیٹنگ (انگلش و اردو)
(۳) ایلیمنٹس آف کامرس (۴) انگلش و اردو

شرط: میٹرک — فارم داخلہ دفتر انسٹی ٹیوٹ سے
داخلہ ۶۳-۸-۳۱ تک کھلا رہے گا (پ-ٹ ۶۳/۷/۲۸)

(ناظر تعلیم)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- کمیشن پاکستان ایر فورس گراؤنڈ برانچز

ٹیکنیکل برانچ - انٹرویو امیدواران ۹/۶۳ تک پی اے ایف ریکروٹنگ آفس ۳ مال راولپنڈی
اصل سندات پیش ہوں - بلند معیار کھلاڑیوں کے لئے بہتر موقعہ۔
شرائط :- (۱) انجینئرنگ ڈگری (۲) ایم اے ریاضی (۳) ایم ایس سی فزکس وریاضی۔
(۴) ایم ایس سی ٹکنالوجی (۵) بی اے ریاضی - (۶) بی ایس سی۔ عمر ۱/۲/۶۲ کو ۱/۲ ۱۷ تا ۳۰
(پ - ٹ ۲۳/۷/۶۳)

۲- کمیشن جنرل ڈیوٹی (پائیلٹ) برانچ

انٹرویو ۹/۶۳ تک پی اے ایف ریکروٹنگ آفس ۳ مال راولپنڈی میں۔ اصل سندات پیش ہوں - بلند معیار کھلاڑیوں کے لئے بہتر چانس۔
شرائط :- میٹرک سائنس ریاضی فرسٹ ڈویژن یا سینیئر کیمبرج فزکس۔ غیر شادی شدہ عمر ۱/۳/۶۲ تک ۱۶ تا ۲۲ (پ - ٹ ۲۳/۷/۶۳)

۳- داخلہ ٹیچرس ٹریننگ کالج لاہور

بی ای ڈی کلاس کے لئے درخواستیں ۱۵/۸/۶۳ تک بنام پرنسپل - پراسپکٹس بشمول فارم ڈیڑھ روپیہ میں دفتر کالج سے انتخاب بنا بر قابلیت (پ - ٹ ۲۳/۷/۶۳)

(ناظر تعلیم)

تبصرہ

سی حرفی در رد کفارہ

مصنفہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم مصنف چٹھی مسیح

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم مصنف چٹھی مسیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مشہور پنجابی شاعر تھے آپ نے عیسائیت کی رد میں سی حرفی در رد کفارہ اور رد کفارہ کے نام سے ۱۹۰۴ء میں دو پنجابی نظمیں شائع کی تھیں جو اس زمانہ میں بہت مقبول ہوئی تھیں۔ ان کے صاحبزادہ مکرم مرزا محمد حسین صاحب المعروف چٹھی مسیح نے یہ دونوں نظمیں جو مدت سے نایاب تھیں۔ اب پھر شائع کی ہیں۔ سابق پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں ان کی اشاعت عیسائیت کی تردید میں بہت مفید ہو سکتی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۲ ؍ ہے۔

زیادہ تعداد میں خرید نے کی صورت میں فی کاپی ا ؍ - مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح محلہ دارالصدر غربی ربوہ سے طلب فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

۱- مکرمی مرزا عبد الحمید صاحب دفتر بیت المال ربوہ نے اپنے ایک عزیز مکرم مرزا سلطان بیگ صاحب مقیم ٹانگا (مشرقی افریقہ) کا چندہ بقدر -/۷ روپیہ جمع کراتے ہوئے اپنے عزیز موصوف کے لئے دعا کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ قارئین دعا فرمادیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲- میری بیوی تین ماہ سے لگاتار بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (نعیم عبد الغنی کلرک سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ سیالکوٹ)

۳- جماعت احمدیہ بدین کی زیر نگرانی مسجد احمدیہ کی تعمیر ہو رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جماعت کے لئے بابرکت کرے۔ (ملک سعید احمد بدین ضلع حیدرآباد)

۴- ہماری جماعت کے دو صحابی قریشی عبد اللہ صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب بیمار ہیں۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔ (شیخ محمد یوسف مسجد احمدیہ گول منشی محلہ لائلپور)

۵- میرا ایک بھائی چند دنوں تک کراچی سے انگلینڈ روانہ ہونے والا ہے۔ بزرگان جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (مہدی خاں قائد خدام الاحمدیہ چک ۹۸ ج ضلع سرگودہا)

۶- میرے والد صاحب مکرم محمد شہزادہ خان صاحب مولوی فاضل کئی دن سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع خان آشفتہ کراچی)

۷- رفیع احمد بشارت صاحب کراچی کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد خالد - خالد منزل ربوہ)

۸- والد بزرگوار عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(رعبہ القیوم ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس

مورخہ ۳ ؍ اگست ۱۹۶۳ء بمقام مسجد دارالذکر گڑھی شاہو۔ میورڈ لاہور منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا افتتاح محترم چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور مورخہ ۳ ؍ اگست کو شام کے پانچ بجے فرمائیں گے۔ روزانہ صبح سوا تین بجے سے سوا بارہ بجے تک درسی پروگرام ہوگا۔ اور ۲ بجے سے ساڑھے چار بجے تک سیمینار ہوگا۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تاریخ	عنوان	اسمائے مقررین
۴ اگست	اصول تفسیر و آئمہ تفسیر القرآن	مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب
۵ "	اصول حدیث و آئمہ حدیث	مولانا غلام باری صاحب سیف
۶ "	اصول فقہ و آئمہ فقہ	ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ
۷ "	مجددین اسلام	پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے
۸ "	صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	سید میر محمود احمد صاحب
۹ "	نظام خلافت	مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۱۰ "	صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور

روزانہ ۵ تا ۶ بجے شام مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات ہوں گے۔ اور بعد از نماز مغرب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء تقاریر فرمائیں گے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے

تاریخ	عنوان	اسماء مقررین
۳ ؍ اگست	تعلق باللہ	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے
۴ ؍ "	زندہ رسول	مولانا غلام باری صاحب سیف
۵ ؍ "	موعود اقوام عالم	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۶ ؍ "	مسیح ناصری کی اصل تعلیم اور موجودہ عیسائیت	شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ
۷ ؍ "	جماعت احمدیہ کی قومی و ملکی خدمات	چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور
۸ ؍	جماعت احمدیہ پر اعتراضات اور انکے جوابات	مولانا دوست محمد صاحب شاہد
۹ ؍ "	حقیقت النبوۃ	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ
۱۰ ؍ "	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مورخہ ۱۱ ؍ اگست کو ۸ تا ۱۲ بجے اختتامی اجلاس ہوگا۔ جس میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تقسیم اسناد انعامات فرمائیں گے۔

اطفال الاحمدیہ کا تربیتی پروگرام روزانہ ۸ تا ۱۱ بجے ہوا کرے گا

ہدایات :- ہر خادم و طفل اپنے ہمراہ موسم کے مطابق بستر۔ کپڑے۔ پلیٹ۔ پیالہ چمچ و دیگر ضروری اشیاء لاوے۔ اسی طرح قرآن مجید۔ سو صفحات کی دو نوٹ بکیں۔ قلم اور پنسل بھی ہمراہ لاویں۔

محمود احمد قریشی
نگران اعلیٰ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

دعائے مغفرت

مکرمی شیخ عبد الشکور صاحب صحابی حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مورخہ ۱۹/۷/۶۳ کو حافظ آباد میں بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انہوں نے سال ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی۔ مورخہ ۲۰/۷/۶۳ جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ ۱۰ بجے دن مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب و دیگر بزرگان سلسلہ نے بھی جنازہ کو کندھا دیا۔ ۱/۲ ۱۰ بجے بہشتی مقبرہ میں مرحوم کو دعاؤں کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں آخر عمر تک بڑھ چڑھ کر قربانی فرماتے رہے۔ جماعتوں کے دوستوں کی خدمت میں دعائے مغفرت ہے۔

اسلم حیات منان سیکرٹری امور عامہ حافظ آباد - ضلع گوجرانوالہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔
وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں!

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۹۵:۔ میں شہادی بیگم بیوہ محمد الدین صاحب قوم رال پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر یک صد روپیہ صرف جو خاوند مرحوم سے وصول کر چکی ہوں مہر کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں اور نہ کوئی زیور وغیرہ ہے مہر مبلغ یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس جائداد کے علاوہ میری کوئی اور آمد نہیں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
فقط راقم الحروف فضل الرحمٰن انسپکٹر تحریک جدید ربوہ الامۃ شہادی بیگم گواہ شد۔ نور الدین ولد بہادر علی خان معرفت حسن دین صاحب دوکاندار غلہ منڈی ربوہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا معرفت دفتر وصیت ربوہ ۱۸/۱/۶۳۔

مسل نمبر ۱۷۰۹۶:۔ میں ناصرہ بیگم زوجہ راجہ بشیر احمد صاحب ظفر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۵۰ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا حق مہر /۲۰۰۰ روپے ہے جس میں سے نصف /۱۰۰۰ روپیہ میں وصول کر چکی ہوں باقی ایک ہزار روپیہ میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے کڑے طلائی ایک جوڑی وزنی چار تولہ (ii) نگھر طلائی وزنی ۱ ۳/۴ تولہ (iii) کنٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۱ ۳/۴ تولہ (iv) بالیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۱/۲ تولہ (v) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی چار ماشے جملہ وزن ۱۰ تولہ چار ماشے قیمت /۱۱۳۵ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے زیورات اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ (۳) مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ کیلئے اپنے خاوند سے ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
الامۃ۔ ناصرہ بیگم گواہ شد راجہ بشیر احمد ظفر خاوند موصیہ گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۹۷:۔ میں حافظ عطاء الحق ولد منشی عبدالحق صاحب کاتب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت بعمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں مگر میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت /۳۰۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد حافظ عطاء الحق معرفت محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات۔
گواہ شد صوفی نور داد ولد کرم دین ملازم ریلوے سٹیشن کھاریاں گواہ شد عبداللہ خاں ولد شرف دین قوم گوجر قائمقام امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۷۰۹۸:۔ میں معراج الدین ولد میاں فضل الدین صاحب قوم بھٹی عمر ۸۳ سال بیعت ۱۸۹۸ء ساکن بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں اور نہ ہی میری کوئی مستقل آمدن ہے صرف میرا گزارہ بچوں کی طرف سے بطور جیب خرچ /۲۴ روپے ماہوار ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف۔ معراج الدین پہلوان اندرون بھاٹی گیٹ محلہ پٹ رنگاں معرفت حکیم سراج الدین صاحب مکان نمبر B/۳۸ ۔ العبد معراج الدین ولد میاں فضل دین صاحب مرحوم گواہ شد سید محمد سلیمان شاہ ولد سید فاضل شاہ صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ مکان نمبر ۲۳/۱۵ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ دفتر وصیت ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۰۹۹:۔ میں محمد شریف ولد محمد حنیف قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت اگست ۱۹۴۸ء ساکن محمد سنت نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں مگر میں اپنی اس وصیت میں یہ امر ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ میں ایسی جائداد کا دسواں حصہ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کروں گا پس جو رقم میں اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن ہذا کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی بشرطیکہ اس کا حصہ وصیت میری زندگی میں ادا نہ ہو چکا ہو۔
۲۔ جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے:۔ (۱) مکان پختہ نمبر ۱۳ گلی نمبر ۳۵ واقعہ سنت نگر لاہور کا صرف نچلا حصہ جو تین کمروں۔ دو باورچی خانوں اور ایک غسل خانہ پر مشتمل ہے البتہ ایک برساتی بالائی حصہ پر ہے اس کی قیمت اندازاً آٹھ ہزار روپیہ ہے اس کے دوسرے بالائی حصہ سے بجز برساتی مذکور کے میرا کوئی تعلق نہیں البتہ برساتی کے ساتھ ایک بیت الخلاء بھی میری ملکیت ہے (ب) اراضی زرعی ملکیتی ۱۹ ایکڑ اور ۵ کنال واقعہ موضع اڑیالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ مالیتی /۱۳۸۷۵ بشرح ۱ ۱/۲ ہزار روپیہ فی ایکڑ (ج) علاوہ ازیں میرا پراویڈنٹ فنڈ تنخواہ سے کاٹا جاتا ہے جو ریٹائرمنٹ کے وقت ملے گا۔ سردست اس کی کل رقم سات ہزار روپے ہے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۶۲۵ روپے + ۸۳ روپے مہنگائی الاؤنس کل /۷۰۸ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار تنخواہ کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد محمد شریف ولد محمد حنیف قریشی ہاشمی ٹیکنیکل اسسٹنٹ دفتر ریجنل انجینئر سٹی۔ واپڈا۔ ملتان۔ گواہ شد۔ محمود احمد قریشی مکان نمبر ۸۹ ولشیو گلی نمبر ۱۲۷ اسبنسلوڈ لاہور سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ لاہور۔
گواہ شد۔ قاضی عبدالرحمٰن دسیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۰۰:۔ میں سردار بی بی بیوہ چوہدری محمد بخش قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھاڑہ ضلع گورداسپور حال چک ۵۵ ایم بی ڈاک خانہ خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے خاوند مرحوم کا قیام پاکستان سے کئی سال قبل کا انتقال ہو چکا ہوا ہے حق مہر /۱۰۰ روپیہ ان سے وصول کر لیا تھا حق مہر کی رقم /۱۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں علاوہ ازیں زیور میرے پاس کوئی نہیں ہے مزید جائداد یا ماہوار آمد بھی کوئی نہیں ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا جس قدر میری متفرق آمد ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کا اطلاق ہوگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ سردار بی بی وصیت کنندہ۔ گواہ شد مختار احمد دکاندار پسر موصیہ گواہ شد عبدالکریم شاہد کاٹھگڑھی پسر چوہدری عبدالعزیز خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ خوشاب گواہ شد ڈاکٹر چوہدری نصیر احمد خاں پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۰۲:۔ میں سید تبسم حسین شاہ ولد سید تفضل حسین شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۱-A سلمان سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں اس وقت طالب علم ہوں اور میرے اخراجات جناب والد بزرگوار ادا کرتے ہیں مجھے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ان کی طرف سے ملتا ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا کروں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی اور میں صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتا رہوں گا نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد سید تبسم حسین ۱۱-A سلمان سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور ۲۲/۲/۶۳ گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد ایم اے سیکرٹری وصایا حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ گواہ شد چوہدری فضل الٰہی ناظم اطفال مجلس لاہور ۲۶ آریہ نگر پونچھ روڈ۔ لاہور۔

مجلس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا کامیاب سالانہ اجتماع

بقیہ صفحہ اوّل

ربوہ سے حیدرآباد پہنچ کر اجتماع میں شرکت کی علاوہ ازیں سابق سندھ کے مربیانِ سلسلہ میں سے مکرم مولانا محمد صادق صاحب مربی کراچی، مکرم مولانا حافظ مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی حیدرآباد اور مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب مربی میرپور خاص بھی ان ایام میں حیدرآباد آکر اس میں شریک ہوئے۔ مزید برآں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری، محترم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن اور محترم مولوی عطاء اللہ صاحب آف بھال پور نے بھی اس اجتماع کو اپنی شرکت سے نوازا۔ ان گوناگوں امتیازات اور خصائص کے باعث یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دعاؤں اور ذکر الٰہی اور تعلیم و تربیت کے نقطۂ نگاہ سے بہت کامیاب ثابت ہوا اور اس میں شریک ہونے والے جملہ احباب کے لئے بہت ازدیادِ ایمان اور ازدیادِ علم کا موجب بنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماع کے مجموعی طور پر پانچ اجلاس منعقد ہوئے ان میں سے پہلے اور آخری اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ادا فرمائے اور احباب کو ہر دو اجلاسوں میں اپنے مخصوص انداز میں بہت روح پرور اور ایمان افروز خطابات زریں نصائح اور ارشادات سے نوازا۔ آپ کے ہر دو خطابات کا خلاصہ آئندہ اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کیا جائیگا۔ باقی تین اجلاس علی الترتیب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس، مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی امیر جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن اور مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ خیرپور و حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ درس قرآن مجید محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے اور درس حدیث محترم مولانا حافظ مبارک احمد صاحب نے دیا۔ تقوی اللہ اور باہمی محبت و اخوت کے موضوعات پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر معارف ملفوظات علی الترتیب مکرم مولوی رحمت اللہ خاں صاحب اور مسعود احمد خان دہلوی نائب ناظر اشاعت مجلس مرکزیہ نے پڑھ کر سنائے۔ افتتاحی اجلاس میں مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی نے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ نیز ناظم صاحب مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد نے مجالس کی کارکردگی کے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی بعد ازاں منعقد ہونے والے مختلف اجلاسوں میں مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر، مکرم مولانا محمد صادق صاحب نے "کسر صلیب" کے موضوع پر، مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایمان افروز واقعات" اور "برکات خلافت" کے موضوعات پر، مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے "زندہ مذہب اور اس کی علامات" کے موضوع پر، مکرم ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب ایم بی بی ایس آف حیدرآباد نے "صحت جسمانی کے متعلق چند اصولی باتیں" کے موضوع پر، مکرم چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی نے "پیشگوئی مصلح موعود کا ظہور" کے موضوع پر اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "اسلام کا عالمگیر غلبہ" کے موضوع پر بہت مدلل ٹھوس اور ایمان افروز تقاریر فرمائیں جنہیں جملہ حاضرین نے گہری توجہ اور انہماک سے سنا۔ اور اس طرح انہیں احمدیت کے عملی تقاضوں کے ضمن میں اپنی اہم ذمہ داریوں اور فرائض سے آگاہ ہو کر ایک نئے ایمان خدمت دین کے نئے عزائم نیز قربانی و ایثار اور عمل و کردار کے ایک نئے جوش سے ہمکنار ہونے کی توفیق ملی۔ ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کی درمیانی شب ۳ بجے سے ساڑھے چار بجے تک باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی جو محترم مولانا حافظ مبارک احمد صاحب فاضل نے پڑھائی انصار و خدام بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے حتیٰ کہ مقام اجتماع رات کی خاموش گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے والے عاجز بندوں سے پوری طرح بھرا ہوا تھا چنانچہ دنیا میں غلبہ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بہت درد و الحاح کے ساتھ نہایت پُرسوز دعائیں کی گئیں جو روحوں کو ایک نئی بالیدگی اور قلوب کو ایک نئی روشنی عطا کرنے کا موجب بنیں۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی بیان کردہ روایات اس پر مستزاد تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے یہ اذکار مقدس احباب کے لیے بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے اور وہ روحانی کیف و سرور اور انبساط سے جھوم اٹھے۔

مذکورہ بالا روحانی فوائد کے علاوہ یہ اجتماع حیدرآباد ڈویژن کی جماعت ہائے احمدیہ اور مجالس انصار اللہ کے لئے اور بھی کئی لحاظ سے انتہائی بابرکت ثابت ہوا۔ اور وہ اس طرح کہ اس..... موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے جہاں اس علاقے کے احباب کو ان کے بعض اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی (جنمیں حیدرآباد میں دار التبلیغ کا قیام اور میرپور خاص میں مسجد کی تعمیر بھی شامل تھی) وہاں آپ نے اس ضمن میں انہیں خود ہی طور پر عملی قدم اٹھانے کی بھی تحریک فرمائی چنانچہ خود ہی حاضر الوقت احباب میں سے بعض احباب نے ایک ہزار سے زائد کی نقد رقم اور اتنے ہی وعدے نقد پیش کر دئے اور آئندہ اس تحریک کو وسیع کر کے حسب ضرورت رقم جمع کرنے کا یقین دلایا۔ مزید برآں اس موقع پر محترم میاں صاحب موصوف نے اپنے دست مبارک سے ۲۸ رجولائی کو پانچ بجے سہ پہر حیدرآباد شہر میں تعمیر کی جانے والی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اجتماعی دعا کرائی اس موقع پر بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حیدرآباد شہر اور ڈویژن کے بعض عہدیداران جماعت نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ سو اس اجتماع کے طفیل جماعت احمدیہ حیدرآباد کو یہ امتیاز اور فخر بھی حاصل ہوا کہ ان کی مسجد کا سنگ بنیاد ایسے مبارک اور بابرکت ہاتھوں سے رکھا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس کے علاوہ اجتماع کے موقع پر محترم میاں صاحب نے ضلع حیدرآباد اور ضلع تھر پارکر میں آباد بھیلوں اور ہندوؤں میں منظم تبلیغ کی طرف بھی توجہ دلائی اور اس ضمن میں آپ نے ایک نہایت ٹھوس اور جامع منصوبہ احباب کے سامنے رکھا اور عہدیداران کو اسے جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں ضروری اور اہم ہدایات سے نوازا۔

اجتماع کے اختتام پذیر ہونے کے بعد مورخہ ۲۸ رجولائی کو ساڑھے پانچ بجے شام مکرم ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس، ڈی۔ ایم۔ آر۔ ای نے اپنی کوٹھی واقعہ لطیف آباد کالونی میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں مقامی عہدیداران اور دیگر احباب کے علاوہ حیدرآباد کے ممتاز صنعت کار تجار اور متعدد دیگر شعبوں کے سربرآوردہ حضرات بھی شریک ہوئے انہوں نے اس موقع پر محترم میاں صاحب موصوف سے ملاقات کر کے علمی موضوعات پر تبادلۂ خیالات فرمایا۔

الغرض یہ اجتماع علمی دینی روحانی اور تربیتی لحاظ سے منافع کثیر پر منتج ہونے کے علاوہ احباب کو اور بہت سی برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ ور کرنے کا موجب بنا اور علاقہ سندھ کے تمام سابقہ اجتماعات پر سبقت لے گیا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب کو اس اجتماع سے عملاً زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور اپنی زندگیوں میں مستقل روحانی انقلاب پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ
کی
کمپارٹمنٹ میں آنے والی طالبات

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	نتیجہ	
۱	۲۴۵۴۲	آمنہ بیگم	کمپارٹمنٹ	انگریزی
۲	۲۴۵۴۳	محمودہ بیگم	"	"
۳	۲۴۵۴۴	بشریٰ پروین	"	"
۴	۲۴۵۴۵	منیبہ	"	"
۵	۲۴۵۴۶	سعیدہ	"	"
۶	۲۴۵۴۷	لئیقہ فردوس	"	"
۷	۲۴۵۴۸	فرحت پروین	"	"
۸	۲۴۵۵۶	ارشاد بیگم	"	"
۹	۲۴۵۵۸	سکینہ اختر	"	"
۱۰	۲۴۵۵۹	ممتاز بیگم	"	"
۱۱	۲۴۵۶۱	مسرت پروین	"	"
۱۲	۲۴۵۶۳	امۃ القیوم	"	اکنامکس
۱۳	۲۴۵۶۴	حمیدہ	"	انگریزی
۱۴	۲۴۵۶۶	بشریٰ نسرین	"	انگریزی و تاریخ
۱۵	۲۴۵۶۸	امۃ الوحید	"	انگریزی
۱۶	۲۴۵۶۹	فرخندہ اختر	"	اکنامکس
۱۷	۲۴۵۷۰	سلیمہ	"	"
۱۸	۲۴۵۷۳	شاہدہ تدسیہ	"	"
۱۹	۲۴۵۷۴	محمودہ اقبال	"	تاریخ
۲۰	۲۴۵۸۰	امۃ الفردوس	"	انگریزی
۲۱	۲۴۵۸۱	جاہدہ محمد دین	"	انگریزی و تاریخ
۲۲	۲۴۵۸۲	نجم النساء	"	انگریزی اسلامیات منطق

(پرنسپل)

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۸ رجولائی ۱۹۶۳ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ شیخ نعیم الرحمن صاحب، ابن شیخ حبیب الرحمن صاحب کپورتھلوی ریٹائرڈ تحصیلدار نا ندلیانوالہ (پوتا حضرت منشی حبیب الرحمن صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت ڈاکٹر خیر الدین صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر حال ربوہ بعوض مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ مہر پڑھا۔

۲۔ امتیاز احمد صاحب ایم اے ابن ڈاکٹر خیر الدین صاحب بٹ ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ بنت شیخ عبدالرحمن صاحب کپورتھلوی ریٹائرڈ تحصیلدار نا ندلیانوالہ (پوتی حضرت منشی حبیب الرحمن صاحبؓ) بعوض مبلغ -/۳۰۰۰ روپیہ مہر پڑھا

احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو نکاحوں کو جانبین کے لئے بابرکت فرماوے۔ آمین